ابریشم
فاطمہ فرحین
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

ابریشم

از

فاطمہ فرحین

www.novelsclubb.com

کابل،افغانستان

دسمبر کی پہلی برفباری نے پورے کابل کو برف پوش کر دیا تھا۔اس یخ بستہ ٹھنڈ میں شہری گھروں میں مقید تھے جبکہ اکادکا محافظ اپنے اسلحے سمیت کابل کی مختلف سمتوں سے حفاظت کر رہے تھے۔کابل کی جامع مسجد عبدالرحمٰن بھی برف سے ڈھکی تھی جب عصر کی اذان نے دہ افغانان کے علاقے میں مزید سکوت طاری کر دیا۔موذن کی آواز ہر سو گونجنے لگی۔

اَللّٰہُ اَکبَرُ، اَللّٰہُ اَکبَرُ،

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

www.novelsclubb.com

جب چہرہ ہنوز کپڑے سے چھپائے بدن پہ شلوار قمیض پہنے کوئی مسجد کی بیسمنٹ میں موجود بم دیوار میں لگا رہا تھا۔

ماسکو، روس

ماسکو کی بلند و بالا عمارت میں بیٹھے روشنیوں میں ڈوبے شہر اور ماسکوا جیسے بہتے دریا کو دیکھتے اس کا دل مختلف جذبوں سے گھرا تھا۔سادہ شلوار قمیض منہ داڑھی سے منور اور آنکھوں میں خون اترا تھا جب میز کے مخالف سمت پینٹ کوٹ میں ملبوس شخص نے فراش کی توجہ اپنی طرف مبزول کرائی۔اس کے بال سلیقے سے پیچھے کی جانب بنے ہوئے تھے۔آنکھیں اسکو جانچ رہی تھی اور چہرے پہ مسکراہٹ تھی جو فراش کو نہایت بری لگی۔

نکولس نے چند صفحات اور قلم فراش کے آگے کیے۔نکولس ہوشیار اور پیدائشی روس کا رہائشی تھا اس کے چہرے سے چالاکی عیاں ہوتی جبکہ فراش ایک عام افغانی اور مسلمان تھا۔

فراش نے صفحات پر اپنے دستخط کیے۔ فراش کا چہرا تاثرات سے خالی تھا۔ جبکہ نکولس اور پاس کھڑے اس کے اسیسٹنٹ ایون کے چہرے مطمئن تھے۔

چاروں جانب سفید دیواروں اور بتیوں نے اسے گھیرا ہوا تھا جب اس کی آنکھ کھلی۔ کوئی ذی نفس تو دور کوئی معمولی سے چیز بھی اس کے قریب کہی موجود نہ تھی۔ ایک کرسی پر وہ براجمان تھی اور باقی پورا کمرہ خالی تھا۔ روشنی سے اسکی آنکھیں چندھیا گئیں۔ اس کے ہونٹوں اور سر پر خون جما تھا۔ آنکھوں کے نیچے گہرے ہلکے تھے۔ اس کے سر کی چادر اب پیروں میں گری تھی۔ وہ اسے اٹھا نہیں سکتی تھی اس کے ہاتھ پاوں بندھے اور منہ میں ہنوز کپڑا دیا ہوا تھا۔ اس کے سامنے کچھ میل دور ایک لوہے کا دروازہ تھا۔ اس کے سوا کوئی کھڑکی تک کمرے میں موجود نہ تھی۔ دروازا کھلنے کی آواز نے اسے چونکا دیا اس نے تمام قوت جمع کرتے خود کو ہوشیار

www.novelsclubb.com

کیا۔آنکھیں زبردستی پوری کھولتی سانسوں کو بحال کرتی وہ اپنے اعصاب کو ٹوٹنے نہیں دینا چاہتی تھی۔

جب بھاری بوٹس کی آواز پورے کمرے میں گونجنے لگی۔شفاف اور خوبصورت چہرہ لیے کوئی آدمی اس کے قریب بھر رہا تھا۔

وہ دبی دبی آواز میں چلا رہی تھی۔اس نے اس کے منہ کو کپڑے سے آزاد کیا۔۔

اس نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

کیا نام ہے تمہارا؟

اس کی ہوس سے بھری آنکھیں مسلسل ابریشم پر تھیں۔

www.novelsclubb.com

بولو گی نہیں۔

ابریشم کی سرمئی آنکھوں میں آنسوؤں کا ریلا موجود تھا۔وہ سہمی سی بیٹھی تھی پر وہ کمزور نہیں تھی۔ابریشم نے اسکے ہاتھ پہ اپنے دانت گاڑھ دیے۔

درد اور غصے سے ایون کا منہ لال پڑنے لگا۔ایون نے اسکی چادر پر اپنے قدم جمائے اور زوردار چانٹا اسکے منہ پر رسید کیا۔

کیا سمجھتی ہو خود کو؟اس کے بال سختی سے نوچتے ہوئے اس سے پوچھا۔

آنسو ٹپ ٹپ اسکی آنکھوں سے برسنے لگے۔

بہت اکڑ ہے نا تم افغانیوں میں؟ہمم؟

اسنے مٹھی میں اسے کے بال کھینچے۔وہ درد سے چلائی

میں بھی لوگوں کو بتاو گا میں نے ایک پشتون عورت کی عزت کی دھجیاں اڑائی تھی۔

میرا بندہ تمہاری جان لے لے گا۔وہ زخمی شیرنی کی طرح دھاڑی۔

www.novelsclubb.com

ایون نے اپنی جیب سے بلیڈ نکالا اور اس کے جسم کی جگہ جگہ چیڑ کے رکھ دی۔

میں بتاؤں گا لوگوں کو کہ میں نے گلزائیوں کی بیٹی کے ساتھ کیا کیا ہے۔

اس نے جانوروں کی طرح اپنے پنجے ابریشم پر گاڑے اور سیاہ گھٹا ابریشم کی زندگی پر چھا گئی۔

انسان درندہ کب بنتا ہے ؟ بھلا کب ؟ جب وہ اپنی نفسانی خواہشات کو خدا بنا کر اس کو پالتا ہے اس کو روزانہ کی خوراک دیتا ہے اور اپنے دل کو سیاہی سے رنگتا ہے۔ جیسے لوہے کو مسلسل پانی لگتا رہے تو وہ زنگ آلود ہو جاتا ہے ویسے ہی انسان کا قلب جب روز گناہوں کی زد میں آتا ہے تو وہ غلیظ درندہ بن جاتا ہے۔

ایسے لوگ بیمار نہیں مجبور ہوتے ہیں اپنے شیطانی خدا کے ہاتھوں جس کو وہ صبح شام پال کر خود سے بھی بڑا کر لیتے ہے اور وہ خدا انھیں پھر اشرف المخلوقات سے گرا کر سانس لیتے ہر جاندار سے بدتر کر دیتے ہیں۔

حشر سے پہلے بھی قیامت آتی ہے موت سے پہلے بھی کوئی زندگی سے ہار جاتا ہے
ابریشم کو آج محسوس ہوا تھا۔اس کے بدن پہ کسی کی ہوس کے داغ رقم تھے۔اس کا
چہرا لٹھے کی طرح سفید تھا۔ جسم جگہ جگہ سے چھلنی تھا پر روح جیسے پنجرے میں
مقید ڈری ہوئی وحشت زدہ تھی۔وہ اس روشنی سے بھرے کمرے میں بھی خود کو
کسی اندھیر نگری میں محسوس کر رہی تھی۔اسے بار بار لگتا اسے کوئی چھو رہا ہے۔

کون ہے ؟ کون ہے یہاں ؟ وہ دیوانہ وار اس قید میں چلانے لگتی جہاں اب کوئی نہیں
تھا۔پر وہ اپنا توازن کھوتی جا رہی تھی۔وہ اپنے بال نوچتی کبھی زمین پہ دیکھتی تو کبھی
ہر طرف نظر دوڑاتی اپنی بقاء اور عزت کی حفاظت کے لیے جس پہ پہلے ہی کوئی ہاتھ
ڈال چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ چیختے چیختے اب تھک چکی تھی۔آنسو اس کی گالوں کا سفر کرتے اب جذب ہو گئے
تھے۔سانس حلق میں اٹکا تھا۔ہونٹ خشکی سے پھٹ رہے تھے۔اس کے نوچے

گئے بال زمین پر پڑے تھے۔اسکا خون جگہ جگہ بکھرا تھا۔اسکے جسم کا پور پور دکھ رہا تھا۔وہ زمین پر لاش کی طرح پڑی تھی۔

ماسکو کی راتیں بے حد سرد تھی پھر بھی موسکو سکی بار پر جم گفیر موجود تھا۔مختلف رنگوں کی روشنی اور میوزک نے لوگوں کو پر جوش کیا ہوا تھا۔کوئی ناچ رہا تھا تو کوئی بیٹھا ڈرنکس سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔جیا بھی انہیں لوگوں میں سے تھی وہ بھی آج رات مدہوشی کے نام کرنا چاہتی تھی جب کسی سے ٹکراتے اس کے اوپر ڈرنک گر گئی۔جیا سنہری بالوں اور گوری چمڑی کی حامل روسی عورت تھی۔

جیا اپنے کپڑوں پہ لگے داغ صاف کر رہی تھی جب اسے احساس ہوا کہ گھر کی چابیاں تو وہ کہی گرا بیٹھی ہے پر اس رش میں اسے تلاشنا ناممکن تھا۔

اف۔۔۔اس نے ہونکا بھرا۔

نکولس صفحے پلٹتا ضروری کام میں مصروف تھا پر ایون مسلسل کشمکش کا شکار لگتا۔ وہ فراش کی جگہ بیٹھا نکولس سے تجسس میں کچھ پوچھ رہا تھا۔

سر کیا آپ کو واقعی لگتا ہے کہ ایک عورت کی خاطر افغانی اپنے ملک کی سب سے بڑی مسجد جلا دیں گے۔ کیا فراش اپنے کیے گئے معاہدے پر پورا اترے گا؟

بات عورت کی نہیں ہے بات عزت کی ہے اور افغانی اپنی عزت بچانے کے لیے کچھ بھی کر لیں گے۔

پر مجھے پھر بھی لگتا ہے۔۔۔۔

او ہو۔ مجھے کام کرنے دو۔ نکولس نے زچ ہو کے اسکی بات کاٹ دی۔ ایون ابھی بھی پر سوچ انداز میں بیٹھا تھا۔

کابل کی راتیں بے حد ٹھنڈی تھی۔لوگ خود کو کپڑوں میں لپیٹے اپنے روزمرہ کی سرگرمیوں میں مصروف تھے۔وہ افغانان کی چوٹی پہ گلزائی کے سردار کا گھر تھا جہاں سے لکڑیوں کا دھواں آسمان میں پھیل رہا تھا۔وہاں جرگے کا ماحول تناوزدہ تھا۔

وہاں موجود تمام افغانیوں نے شلوار قمیض زیب تن کی ہوئی تھی کچھ نے چہرے کپڑے سے ڈھانپے ہوئے تھے۔کچھ کے ہاتھوں میں گنیں تھی۔کچھ چارپائیوں پہ آگ کے ارد گرد بیٹھے تھے۔

فراش کہاں ہے؟ سردار کی بھاری آواز دھوئے کے ساتھ ہوا میں مہلک ہو کہ دم توڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

جی وہ اسی دن سے نامعلوم ہے جس دن سے ابریشم۔کسی نے سہمے ہوئے کہا۔

لڑکی کہاں سے اغوا ہوئی؟

جی وہ بازار سے۔۔۔اسی آواز میں جواب موصول ہوا

وہی موجود بزرگ نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔۔۔آخر کیا ضرورت ہے جوان بیٹی بہوؤں کو گھر سے باہر نکالنے کی۔اور وہ کسی بھی مرد کے بغیر یونہی منہ دھیان باہر چلی گئی۔بزرگ خفگی سے کہہ رہا تھا

یہ سنتے ہی جرگے میں موجود ابریشم کا باپ سردار کے پاؤں میں گر گیا۔وہ آہ و پکار کرتا آنسو بہاتا ہوا سردار کی منت سماجت کرنے لگا۔

سردار۔۔۔سردار۔۔۔اس کے الفاظ حلق میں اٹک گئے۔

سردار کی بھاری آواز نے اسکی سسکیوں کو خاموش کروادیا۔اٹھو۔انکی آواز میں عجیب ہیبت تھی۔

www.novelsclubb.com

میرا دین یہ اجازت نہیں دیتا کہ تم کسی ذی نفس کے آگے اپنا سر جھکاو۔اپنا سر بلند رکھ کر مجھ سے بات کرو۔

سردار میری بیٹی کو واپس لے آئیں۔ سردار نے وہی لحجہ برقرار رکھتے ہوئے کہا

وہ لڑکی چاہے کسی کی بھی بیٹی ہو اگر وہ افغانی ہے تو وہ میری بھی بیٹی ہے اگر وہ مسلمان ہے تو میں اس کا رکھوالا ہوں۔ یہ بات سب کو جان لینی چاہیے۔

بزرگ سردار کی بات کاٹتے ہوئے بولا سب اسکی طرف متوجہ ہو گئے

آخراب کیا ہم ملک کے باقی کام چھوڑ کے اس کی بیٹی ڈھونڈنے نکل پڑیں اور جنکو اپنی بیٹیوں کی حفاظت کرنی خود نہ آتی ہو انکی ذمہداری ہم کیو نکر اٹھائیں۔ چند لوگوں نے اسکی بات میں حامی بھری۔

خاموش۔۔۔۔ میں تمہاری عمر کا لحاظ کرتا ہو ورنہ ابھی تک تمہاری زبان نکال پھینکتا۔ تم جیسے نامرد ہماری قوم اور امت مسلمہ پر دھبہ ہیں۔ محمد بن قاسم نے ایک عورت کی خاطر پورے ہندوستان پر حملہ کر دیا تھا اور یہ نہیں پوچھا تھا کہ وہ عورت گھر سے نکلی ہی کیوں تھی۔ ہم مردوں کا کام اپنی عورتوں کے لیے جگہ پر امن بنانا ہے نہ کہ ان پہ پابندیاں لگانا

ایک لڑکی کی عزت کی خاطر اگر مجھے روسیوں سے جنگ بھی کرنی پڑی تو میں کروں گا۔انکا فیصلہ اٹل تھا۔

ابریشم تن تنہا تھی پر مختلف سوچیں اس کے ہمراموجود تھی۔اس کی زبان پہ ایک ہی کلمہ تھا کہ وہ کمزور نہیں ہے۔پر جیسے جیسے وقت بیتتا اس کا ضبط ٹوٹتا چلا جاتا۔وہ اس قید خانے میں پاگل نہیں ہونا چاہتی۔وہ کبھی پچھتاتی تو کبھی خود کو تسلیاں دیتی۔خود سے سوال جواب اور ان سے نکلتے مزید سوالوں میں خود کو الجھائے رکھتی۔

جب کسی عورت کے ساتھ زبردستی کی جاتی ہے تو عزت عورت کی کیوں ختم ہو جاتی ہے۔حتیٰ کہ انسانیت سے گراہوا کام تو اس نے کیا جس نے زبردستی کی۔

عجیب روایات ہے دنیا کی۔

کبھی سوچتی وہ اپنے گھر والوں کو کیا منہ دکھائے گی۔وہ خود کو اپنے نصیب کو کوستی۔

www.novelsclubb.com

ایسی ہزاروں باتیں وہ سوچتی رہتی پر جب اسے اپنے قبیلے کا خیال آتا تو خوف کی ایک لہر اس میں دوڑ جاتی۔وہ اس کے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔فراش اس کے بارے میں کیا سوچے گا۔وہ اس کا شوہر ہے اسے تو اپنی ابریشم پہ اعتبار کرنا چاہیے۔کیا وہ اسکوڈھونڈنے آئیں گے ؟

سگار کے کش لگاتے ہوئے فراش کے آنکھوں کا ڈورا لال پر رہا تھا وہ کئی راتوں کا جاگا تھا۔ایک پل کو آنکھ لگنے لگتی تو ابریشم کا خیال اس کے انگ انگ میں آگ بکھیر دیتا۔اسے لگتا کہ اس کے دل میں مرض ہے وہ بیمار ہے۔محبت سے جدائی بیمار کر دیتی ہے اسے یہ نہیں پتہ تھا۔پتہ ہوتا بھی تو وہ اسے جدا ہونے سے کیسے روکتا۔اس کے نصیب میں تکلیف لکھی ہے یہ سوچ کر اس نے اس اذیت کو پورے دل سے قبول کیا تھا۔وہ انھیں سوچوں میں گم تھا جب

فراش ؟۔۔۔۔فراش ؟؟؟ خالد کو بھرپور زور لگا کر اسے آواز دینی پڑی۔

www.novelsclubb.com

ہاں۔۔۔۔ہاں کیا ہوا۔فراش جیسے لمحہ پہلے ہوش میں آیا تھا۔

ابریشم کا پتہ چل گیا ہے۔خالد نے گرم جوشی سے کہا

فراش ایک دم اپنی جگہ سے اٹھا تھا سگار اس کے ہاتھوں سے زمین پہ جا گرا۔

کہا ہے ابریشم ؟وہ ٹھیک ہے ؟اس کی انکھوں میں اضطراب کے سوا کچھ نہ تھا۔

حوصلہ رکھو۔۔۔حوصلہ میرے بھائی۔۔۔۔خالد نے اس کے کندھوں کو تھاما

تمھیں یاد ہے وہ جگہ جہاں تم نکولس سے ملے تھے ؟

ہاں کیوں ؟فراش کی دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی

اسکے پیچھے ایک گودام ہے جہاں انھوں نے ابریشم کو باندھ رکھا ہے۔

www.novelsclubb.com

اور ؟اور کیا پتہ چلا تمھیں ؟

اور یہ کہ اس گودام کی چابی ہر وقت نکولس کے پاس ہی ہوتی ہے۔اب کسی طرح وہ چابی حاصل کرنی ہے پھر سب آسان ہے۔

پر وہ چابی کیسے ملے گی؟فراش نے الجھ کے پوچھا۔

خالد اس بات پر مسکرایا۔اس کی آنکھیں چمک رہی تھی۔

اس نے ایک چابی ہوا میں اچھالی۔جو فراش نے پکڑ لی تھی۔

اب کے فراش نے بھی سکون کا سانس لیا۔

زیادہ مطمئن نہ ہو۔یہ چابی گودام کی نہیں ہے۔

فراش کا وہیں منہ لٹک گیا۔تو پھر یہ چابی میرے کس کام کی ہے؟وہ سوالیہ نظروں سے خالد کی جانب دیکھ رہا تھا۔

یہ نکولس کے گھر کی چابی ہے جو میں نے اس کی معشوقہ جیا سے چرائی ہے۔اللہ معاف کریں۔دوستی میں کیسے کیسے گناہ کرنے پڑتے ہیں۔اس نے کانوں کو ہاتھ لگائے۔اب میری شکل دیکھنی بند کرو اور نکولس کے گھر چھاپہ مار کر گودام کی چابی

www.novelsclubb.com

لے کر آو۔تاکہ تمہیں ابریشم ملے اور مجھے سکون۔اس نے ناک سے مکھی اڑائی۔

خالد نکولس کے پاس جاسوسی کا کام کر کر کے اکتایا پڑا تھا۔

ویسے تمہیں جیا کیسے ملی؟فراش کو تجسس ہوا

خالد نے فراش کو گھورا۔۔۔۔کام ہو گیا نا آدھا تمہارا؟وہ ہاتھ کھڑا کر کہ اس سے پوچھ رہا تھا۔چلو اب شکل گم کرو خالد کسی موڈ میں نہیں تھا۔

ویسے۔۔۔کہیں تمہیں۔۔۔۔کوئی روسی پسند۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لفظ فراش کے منہ میں ہی تھی جب خالد نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

فراش اپنی جان بچاتے وہاں سے نکل گیا۔اس خیال سے کہ ابریشم ٹھیک ہے اور وہ اس سے مل پائے گا اس کی جان میں جان آ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

آپ کی زندگی کا ساتھی کوئی نہیں ہوتا۔آپ بھٹک جائیں گے تو ساتھیوں سے راہ بدل جائے گی۔ کیا خدا ساتھی ہوتا ہے۔۔۔۔شاید دعا انسان کی سب سے عظیم ساتھی ہے۔ کسی کی دعا لگ جائے تو زندگی سنور جاتی ہے۔اور اگر خود دعا مانگ لی جائے تو وہ بھی کسی فرشتے کی طرح ہمارے ساتھ چلنے لگتی ہے آپ کی حفاظت کرتی ہے۔دعا میں خلوص ہو تو وہ کبھی رد نہیں ہوتی۔یہ سوچ کر اس نے دعائیں مانگی تھی اس نے مانگا کہ اس کا فراش اسے چھوڑ کر نہ جائے حتیٰ کہ فراش تو ابھی کہیں نہیں تھا بس دعاوں کی تفصیل نہیں ہوتی کیونکہ جس سے مانگا جا رہا ہے وہ پہلے سے ہی آپ کی طلب سے واقف ہے۔آنسووں کا ریلا گالوں پہ بہہ رہا تھا جب اس نے مانگا کہ اس کا قبیلہ اس پر نرمی کر جائے۔اس بے قصور کو واقعی بے قصور سمجھ لے۔یہاں ایک رات عورت باہر رہ جائے تو کوئی وجہ جانے بغیر ہی اس کی عزت پر بدکردار کی مہر لگا دی جاتی ہے۔چاہے وہ پاک ہو یا ناپاک۔کوئی اس سے سروکار نہیں رکھتا۔اور آخر میں اس نے اپنی رہائی کی دعا کی تھی۔اس نے صرف اپنے لیے نہیں کی تھی اس

www.novelsclubb.com

نے ہر اس عورت کے لیے کی تھی جو کہیں قید تھی۔اس نے عافیہ صدیقی کے لیے بھی کی تھی۔اسی حال میں بیٹھی ایک عورت اسکا درد سمجھتی تھی۔

رات ہر سو خاموشی کے ساتھ چھائی تھی۔انکی آنکھوں سے جذبات بہتے ہوئے انکی داڑھی کو تر کر رہے تھے۔

اولاد بڑی آزمائش ہے۔وہ کمزور آواز سے کہہ رہے تھے۔وہ جائے نماز پر بیٹھے خدا کے آگے اپنی فریاد سنا رہے تھے۔

یا میرے مالک تیرا محبوب تو کسی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا تو مجھے کیسے خالی ہاتھ لوٹا دے گا انکی آواز میں محض تکلیف تھی۔ایک مدت بیت گئی ہے مجھے اپنی اولاد کو دیکھے ہوئے۔میں کم ہمت انسان ہو میرے میں تیرے پیغمبروں جتنا حوصلہ نہیں ہے تو مجھے معاف کر میری اذیت کم کر دے۔

www.novelsclubb.com

اللہُ الْمُسْتَعَانُ اَللّٰھُمَّ صَبْرًا وَعَلَی اللہِ التُّکْلَانُ

اللہ ہی مددگار ہے، اے اللہ! صبر عطا فرما اور اللہ پر ہی توکل ہے۔

یہ کہتے کہتے ان کی رات ڈھل گئی تھی۔ پر زندگی کی صبح ہونے میں ابھی بہت وقت تھا۔

ہاں تو کیا خبر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ تمہیں اپنی لڑکی چاہیے کے نہیں؟ نکولس کی آواز فون سے گونجتی ہوئی آرہی تھی۔ فراش کو اس کا انداز جتنا برا لگا تھا اتنا ہی اسے اپنی مجبوری کے تحت برداشت کرنا تھا۔ وہ دل ہی دل میں کہہ رہا تھا بس تھوڑی دیر۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

فراش نے اسے مزید مہلت مانگ کر فون کاٹ دیا

سامنے ایون اپنے خیالوں میں الجھا کہہ رہا تھا۔میں اس لڑکی کو جانے نہیں دینا چاہتا۔

ہمم پہلے کام ہو جائے پھر سوچے گے اس بارے میں۔ نکولس نے سرسری سا جواب دیا۔

سر آپ مجھے افغانستان بھیج دے البرٹ نکولس کو مشورہ دے رہا تھا۔ سر ہمیں ان افغانیوں پر نظر تو رکھنی چاہیے۔یہ اتنی آسانی سے ہار نہیں مانتے میں ایک جاسوس کے طور پر ادھر کام کرتا رہوں گا اور تھوڑی سیر بھی ہو جائے گی۔البرٹ نے مشورہ پیش کیا۔

ہمممم۔۔۔۔نکولس نے سوچتی ہوئی نظروں سے البرٹ کو دیکھا جو ابھی کسی روسی سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

خیال تو اچھا ہے۔۔۔۔ نکولس نے کہا۔۔۔۔۔ پر کیا تم کر لو گے یہ کام میرا مطلب ہے تم ابھی نئے نئے آئے ہو۔۔۔۔۔ وہ ابھی بول ہی رہا تھا جب البرٹ نے اسکی بات کاٹ دی

سر آپ میرے پہ یقین کر کے دیکھے میں آپکو مایوس نہیں کروں گا۔

چلو۔۔۔۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ جانے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ نکولس نے بہت سوچ کر فیصلہ کیا

خالد نے سکون کا سانس بھرا۔ اس کا کام مکمل ہوا۔ کون نکولس کیسی جاسوسی اسے تو بس اب اپنے گھر جا کر یہ روسی حلیا بدلنا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

خالد اپنا بوریا بستر باندھ کر گھر جانے کے لیے تیار بے حد خوش دکھ رہا تھا جبکہ دوسری طرف فراش مایوسی سے خالد کو دیکھ رہا تھا۔وہ لاچار نہیں دکھنا چاہتا تھا پر اس کو ابھی کسی کی ضرورت تھی۔

تم مجھے یوں اکیلا چھوڑ کے چلے جاوگے ؟

او میری رانی میری محبوبہ یہ ڈرامے ختم کرو۔بہت کام پڑے ہیں ابھی۔خالد نے اسکی بے چینی کو نظرانداز کر کے کہا

اور ویسے بھی تمہارے ہی کام جا رہا ہو فراش۔اب تم ہمت مت ہارو۔خالد اسے سمجھا رہا تھا

فراش نے اسے دل پہ پتھر رکھ کے الوداع کہا۔

وہ پلکیں جھپکتی خاموشی سے دیواروں کو تکتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

قید تو محل میں بھی ہو تو بری ہوتی ہے۔ یہ تو پھر گودام تھا۔اسے سانس لینا مشکل لگتا پر جینا تھا کب تک۔۔۔۔خدا جانے۔۔۔۔ کبھی وہ دروازا تکتی سوچتی کہ یہاں سے کوئی اسکی جان بچانے آئے گا یا اس کی جان نکالنے۔اگر کوئی بچانے نہیں آسکتا تو موت آجائے پر یہ انتظار یہ وقت کا چیونٹی کی چال گزرنا جان لیوا تھا۔

وہ جتنی بھی کوشش کرتی اسے مایوسی گھیر لیتی تھی۔

سورج کب ماسکوا کے دریا میں چھپ گیا اور کب رات آسمان پر چھا گئی لوگ اس سے بیگانہ اپنی زندگیوں میں مشغول تھے۔نکولس جوتے پاوں سے اتار رہا تھا جب فون کی آواز نے گھر کی خاموشی میں خلل ڈالا۔اس نے بے زاری سے فون اٹھایا پر سکرین پر جگمگاتا نام دیکھ کے وہ چوکنا ہو گیا۔

ہاں البرٹ کیا خبر ہے؟ نکولس نے پوچھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سر بس تیاریاں جاری ہیں۔انشاءاللہ آپ کو جلد اچھی خبر ملے گی۔

ہمم۔۔۔۔نکولس کا چہرا چمک اٹھا تھا۔

اچھا ہے۔۔۔۔۔بہت اچھا ہے۔۔۔۔۔جتنا افغانیوں میں انتشار پھیلے گا۔اتنا ہی بہتر ہے۔انکو اپنے معاملات کے علاوہ کسی چیز کی ہوش نہ رہے۔ان کی ایک عورت کا ایسا حال کریں گے کہ یہ دوبارہ روسیوں پہ ہتھیار اٹھانے کی جرات نہیں کریں گے۔

مکار ہنسی لیے وہ یہ بات کہہ رہا تھا جب کسی نے زوردار چیز اس کے سر پر ماری تھی۔ اس کو زمین گھومتی ہوئی محسوس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

فراش اسکے پیچھے کھڑا تھا۔

نکولس بے ہوش ہو گیا اور جیا گھر پہ نہیں تھی اسے اب جلد از جلد چابی ڈھونڈنی تھی۔

اس نے گھر درہم برہم کر کے رکھ دیا پر چابی کا نام و نشان تک نہ تھا۔آخر کار اس نے نکولس کی جیبیں ٹٹولی اور وہاں سے بھی کچھ نہ ملا۔وہ پلٹا جب اسے ٹھوکر لگی۔

آہ۔۔۔درد میں کراہا تھا پر تبھی اس کی نظر نکولس کی جراب پر پڑی۔اسے محسوس ہوا وہاں کچھ ہے۔

چابی۔۔۔۔۔۔چابی موجود تھی۔

اسے ایک دم خوشی نے آن گھیرا تھا پر اسے اس وقت نکولس کی ذہانت پر ہنسی آئی۔

وہ نکولس کو چھپا کر رسیوں میں جکڑ آیا تا کہ اسے ہوش آ بھی جائے تو وہ کچھ نہ کر سکے۔

www.novelsclubb.com

کابل میں شام ہر طرف پھیل رہی تھی جب نمازی مسجد میں آنا شروع ہوئے

خالد برق رفتاری سے نکولس کو وفاداری کا ثبوت دینے کے لیے لگائے گئے بم کو سمیٹ رہا تھا۔ نکولس کا کام فراش نے تمام کر دیا تھا اب اسے بم کی تصویروں کی کوئی ضرورت نہیں تھی مگر اب خالد کو ایک ہی فکر تھی کہ کوئی اسے اس بم کے ساتھ نہ دیکھ لے ورنہ اس کا بھی کام ابھی کے ابھی تمام ہو جاتا۔

اس نے ایک خفیف نگاہ مسجد پر ڈالی۔ آتے جاتے نمازیوں کو دیکھا۔

ہم مر سکتے ہیں پر تیرا گھر نہیں جلا سکتے تیری تعریف بیان کرتے، تجھے سجدہ کرتے، ان معصوم لوگوں کو نہیں جلا سکتے اس نے آنکھیں بند کرتے اپنے رب سے گفتگو کی تھی۔ اس نے محسوس کیا کہ اس کے رب نے سنا ہے اس کی دل میں ٹھنڈک بکھر گئی تھی۔ ہلکی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں کو چھو کہ گزر گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہی کشمکش وہی انتظار وہی دل کا ڈوب کے ابھرنا وہی اجالوں میں تاریکی وہی امید میں مایوسی وہی دکھ بے شمار۔ وہ نہ جانے کن کن جزبوں کو محسوس کر رہی تھی۔

کبھی نا امیدی میں خود کو کوستا تو کبھی اپنے مردوں کی غیرت کو۔ آخر اس کے پاس کیا چارہ تھا۔ اس کو کیوں یہاں رکھا گیا۔ اس کا دم گھونٹ دیتے وہ یہی چاہتی تھی پر نہیں موت کبھی ہمارے کہنے پہ نہیں آتی زندگی چاہے موت سے بدتر ہی کیوں نہ ہو اور کب کسی مرے ہوئے نے بتایا ہے کہ وہ سکون پا گیا ہے۔ یہ بس ایک خیال ہے جو دل کو مطمئن کر دیتا ہے ورنہ مر کر قبر بھی ہے اور اس کا عذاب بھی۔

کیا ہماری جان اتنی ہی بے کار ہے کہ کوئی تگودو نہیں کرتا؟ کیا ایک آدھے انسان کے مر جانے سے یا ایک آدھی عورت کی عزت سے کھیل جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیا عورت کا جسم استعمال کر کے اسے اپنی ہوس پوری کر لینا معمولی بات ہے؟ اگر عورت گھر سے نکلی ہے تو یہ قصور ہے اسکا؟ ابریشم کی آنکھ سے آنسو ٹپک رہے تھے۔ اب اسکی آنکھیں خشک کم ہی ہوتی تھیں اگر وہ محرم کے بغیر نکلی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس کا جسم آپ کے لیے کھلونا ہے۔ آنسو مسلسل بہتے چلے جا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

مختلف سوچیں اس کے دل کو دکھی کرتی۔کیا عورتوں کا جرم یہ ہے کہ وہ عورت ہیں؟

وہ اپنا جرم سوچ رہی تھی۔ کس گناہ کے تحت اسے یہ زندان نصیب کیا گیا تھا۔اسے اپنے عورت ہونے پہ گھن ہوئی تھی۔

وہ انھیں سوچوں میں گم تھی جب دروازے کی کھلنے کی آواز نے اس کے دل کو بے چین کر دیا تھا۔ نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔اسے ایک بار پھر قیامت سے نہیں گزرنا تھا۔وہ مدہوشی میں یہی کہتی جا رہی تھی۔

اس نے آنکھیں کھولنے کی جرات نہیں کی تھی اس میں اتنی ہمت باقی بھی نہیں تھی پر کسی کے نرم ہاتھوں کا لمس اس نے اپنی گالوں پہ محسوس کیا اس کا دل دھڑکنا بھول گیا تھا اس نے تکلیف سے آنکھیں کھولیں۔اسے یقین نہیں آیا۔وہ۔۔۔۔۔

وہ ابھی بھی حیران تھی۔وہ کوئی اور نہیں تھا۔وہ فراش تھا۔وہ اس کے گلے لگنا چاہتی تھی اسے اپنی تکلیف بتانا چاہتی تھی پر نہیں وہ مرد تھا۔کیا وہ اس پہ شک نہ کرتا؟کیا

وہ اس کو بد کردار نہ سمجھتا؟ اس نے چاہا تھا وہ زمین بوس ہو جائے پر اسے ایسا کچھ نہ دیکھنا پڑے۔ فراش اس کے قریب آتا جا رہا تھا پر اسے لگ رہا تھا وہ کہیں دور جاتی جا رہی ہے وہ اس سے کیسے نظریں ملائے گی۔ اس نے آنکھیں موند لی۔

فراش نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔ وہ اسکے ہاتھ پاوں کھولنے لگا۔ اس نے ابریشم کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اس کے درد کی گہرائیوں کو ناپتے ہوئے کہا تھا

جانم زہ تا سرہ مینہ لرم

وہ اسے اپنی زبان میں کہہ رہا تھا کہ اسے اس سے بہت محبت ہے۔

----

www.novelsclubb.com

سفید فرش کا رنگ لہو سے لال ہو گیا تھا۔ایون کی آنکھیں ہیبت اور اپنے انجام کو قریب سے دیکھنے کے باعث کھلی کی کھلی رہ گئی۔اس سے جانوروں سے بدتر کی بو آ رہی تھی۔اس کی لاش کو یہی پڑے سڑنا تھا۔

کہتے ہیں کہ رشتوں میں اعتبار نہ ہو تو وہ رشتے بے معنی ہوتے ہیں کسی کے کہے گے الفاظ آپ کو اعتماد نہیں دلاتے پر وہ آنکھیں ہوتی ہیں جنہیں دیکھ کے انسان رشتوں میں پہل کرتا ہے۔چاہے وہ دوستی ہو یا محبت۔ان آنکھوں میں آپ کے لیے شک رکھا ہے یا یقین، محبت رکھی ہے یا لاپرواہی، وہ آنکھیں آپ کے لیے جذبات رکھتی ہیں یا وہ ہر جذبے سے عاری ہیں یہ سب عیاں ہو جاتا ہے۔آنکھوں میں بیان باتیں کبھی غلط نہیں ہوتی۔

www.novelsclubb.com

کابل کے علاقے دہ افغانان تک وہ آ گئے تھے پر باقی کا سفر انھیں پیدل طے کر کے جانا تھا۔ ابریشم نے فراش کی آنکھوں میں جھانکا۔ ان میں خوشی کی رمق تھی پر پھر بھی ابریشم بے چین تھی۔ جیسے جیسے گھر قریب آتا جا رہا تھا اسکا دل بیٹھتا جاتا گھر کی دہلیز سامنے تھی فراش نے اسکا ہاتھ تھاما وہ مجرم نہیں تھی پر اسے کٹھرے میں کھڑا ہونا تھا۔ وہ گنہگار نہیں تھی پر اسے اپنے پاک ہونے کی صفائیاں پیش کرنی تھیں۔

گھر میں قدم رکھتے ہی ہر جگہ شور مچ گیا تھا۔

"ابریشم آ گئی ہے" کی آوازیں ہر طرف پھیل گئی تھیں۔

ابریشم چاہتی تھی وہ منظر سے غائب ہو جائے۔ اس کا وجود زیر گفتگو نہ آئے۔ اس نے فراش کا ہاتھ سختی سے تھاما۔ وہ بت بنی کھڑی تھی جب بابا نے اسے گلے لگایا۔ میرا بیٹا گھر آ گیا۔ ان کی آنکھیں نم تھیں۔ اسے لگا وہ جنت میں آ گئی ہے۔ اس کے دل کی بنجر زمین زرخیز ہو گئی ہے۔ پر نہیں۔ دنیا پہ جنت تو سفید جھوٹ ہے۔ اس

نے محسوس کیا اسے اسکے باپ سے جدا کر دیا گیا ہے فراش کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں نہیں رہا

چٹاخ۔۔۔زوردار تھپڑ نے اسکا سر گھوما دیا تھا۔

بد بخت۔۔۔اس کے ماں دیوانہ وار اسے مار رہی تھی اسے کوس رہی تھی۔

کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا تو نے بد نصیب۔اپنا تو منہ کالا کیا ہی ہے ہماری بھی قبروں میں آگ جھونک دی۔

ماں میں نے۔۔۔وہ اپنی صفائی میں کہنا چاہتی تھی کچھ پر جیسے دنیا میں الفاظ کی وقعت ختم ہو گئی ہو۔وہ خاموش تماشبین کی طرح اپنا تماشا دیکھ رہی تھی۔آنکھوں سے آنسو بہتے چلے جا رہے تھے۔

سب نے اس سے قطع تعلقی اختیار کر لی تھی وہ اس سے ایسے دور ہٹتے جیسے وہ اچھوت ہے جیسے اس کا سایہ بھی ان کے لیے تاریکیاں لایا تھا۔کچھ اسے حقارت

بھری نگاہوں سے دیکھتے تو کچھ بدنیتی سے۔اس کے نام کے ساتھ بدنامی جوڑ دی گئی تھی۔ کوئی اسکے برے کردار کی عورت کہتا تو کوئی بد چلن۔ جو انجان تھے کہتے تھے یہ گھر سے خود بھاگی تھی۔ کوئی کہتا مجھے روسی سے محبت تھی۔پہلے مجھے وہ درندہ برا لگتا تھا پر اب مجھے یہ انسانی شکلوں میں خود پر پاکیزگی اوڑھے یہ لوگ اس درندے سے بڑے جانور لگتے۔ یہ میرے پہ لگائی گئی تہمتوں کا جواب خدا کو کس طرح دیں گے کسی پاک عورت پر تہمت لگانے کی سزا اتنی ہی ہے جتنی کے زانی کی۔ وہ قید میرے لیے قیامت تھی اور میرے لیے جہنم کا فیصلہ سنا دیا گیا تھا جب تک زیست باقی تھی۔ کسی کو مار کر اس کی قبر پر چار آنسو بہا دیتے ہیں لوگ۔ ہمارے ہاں ہر چیز کا رواج ہے سوائے انسانیت کے۔

www.novelsclubb.com

میری ذات میرے لیے سوالیہ نشان بنتی گئی۔ عورت کمزور نہیں ہوتی پر برداشت کرتے کرتے اس کا حوصلہ مات کھا جاتا ہے۔ سوال یہ نہیں ہے کہ میرے ساتھ کچھ برا ہوا ہے کہ نہیں بس لوگوں کو زیر بحث لانے کے لیے ایک موضوع مل گیا

تھا۔جو لوگ کہتے تھے کہ آخر کیا ضرورت تھی دہلیز پار کرنے کی میں ان سے بس اتنا پوچھنا چاہتی ہو دہلیز میں موجود عورت کے ساتھ ناانصافی ہو جائے تو غلط کون ہے ؟تب آپ کس پہ تہمت لگائے گے۔ہم نے عورت کو جتنا قید کیا اتنا ہی مرد کو آزاد رکھا۔عورت کچھ اچھا بھی کرتی ہے تو اس سے سوال کیا جاتا پر مرد اگر غلط کام بھی کرے تو وہ کسی کو جواب دہ نہیں ہے۔جب ایسی ذہنیت کی عورت نسل چلاتی یے تو وہ بھی اپنے جیسوں کو ہی پروان چڑھاتی ہے۔ادھر کے لوگ پھر محمد بن قاسم نہیں بنتے پھر عورت جیسی بھی ہو اسے قصور وار ٹھہرایا جاتا یے۔ایسی قومیں پھر عافیہ صدیقی جیسی عورتوں کے لیے آواز نہیں اٹھاتے پھر انکی عزتیں بیس بیس سال بھی پامال کی جائے تو بھی کسی کی غیرت پر کوئی اثر نہیں آتا۔

www.novelsclubb.com

آج میں کل کوئی اور میری جگہ کٹہرے میں کھڑی ہو گی تہمتوں کے ساتھ اور یہی روایت ایک طویل عمر چلتی رہے گی۔

ختم شد